اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ

الفضل

لاہور

شرح چندہ
سالانہ ۲۰ روپے
ششماہی ۱۱ روپے
سہ ماہی ۶ روپے
ماہوار ۲½ روپے

یوم سہ شنبہ
۲۶ شوال ۱۳۶۸ھ
فی پرچہ ۱/ آنہ

جلد ۳	۲۳ ظہور ۱۳۲۸ ہش	۲۳ اگست ۱۹۴۹ء	نمبر ۱۹۲

سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

کوئٹہ ۱۹ اگست۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت بخار کی وجہ سے علیل ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی اور افراد خاندان خیریت سے ہیں۔ الحمدللہ!

۲۰ اگست۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ۔

سیدہ ام متین صاحبہ کی طبیعت ناساز ہے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

حضرت ام المومنین اور باقی افراد خاندان بھی خیریت سے ہیں۔ ثم الحمدللہ

حضور نے آج خطبہ جمعہ میں قرآن کی آیت قل ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین ہو سے متعلق تفسیر فرمائی۔

ثاقب صاحب زیروی کی طبیعت پھوڑے کی وجہ سے ناساز ہے احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

مسئلہ کشمیر کو حل کرنیکے لئے امیرالبحر نمٹز کو ثالث مقرر کر دیا جائیگا

کشمیر کمیشن بہت جلد اپنی ناکامی کی رپورٹ پیش کرے گا

لیک سکسس ۲۲ اگست۔ معلوم ہوا ہے کہ امیرالبحر مسٹر نمٹز کو مسئلہ کشمیر کا فیصلہ کرنے کیلئے ثالث مقرر کیا جائیگا۔ اس سلسلہ میں پاکستان اور ہندوستان کی رضامندی حاصل کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

رائٹر نے اطلاع دی ہے کہ گو لیک سکسس کے اعلیٰ حلقوں نے سردست مسئلہ کشمیر کے متعلق کوئی تازہ فیصلہ نہیں کیا۔ لیکن اس امر کے قوی امکانات موجود ہیں کہ فلسطین کی طرح اس مسئلہ کو بھی نپٹانے کے لئے ثالث مقرر کیا جائیگا اور گمان غالب ہے کہ امیرالبحر مسٹر نمٹز کو متعین کیا جائیگا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ آپ کی یہ ثالثانہ حیثیت کسی صورت میں بھی رائے شماری کے منتظم کے عہدے پر اثر انداز نہیں ہوگی۔ اس سلسلے میں سب سے پہلا قدم یہ اٹھایا جائے گا کہ پاکستان اور ہندوستان کی حکومتوں کو اس امر پر آمادہ کیا جائیگا کہ وہ نمٹز کے تقرر کو منظور کر لیں۔

اتحادی اقوام کے پاکستانی و ہندوستانی کمیشن کو عارضی صلح کو عملی جامہ پہنانے میں جس ناکامی کا سامنا کرنا پڑا ہے اس کے بعد توقع ہے کہ کمیشن اپنی ناکامی کی رپورٹ پیش کر دے گا۔ اور اس کے ساتھ ہی ثالث کے تقرر کے متعلق اپنی سفارش بھی پیش کر دیگا۔

آسٹریلیا کی طرف سے دفاعی گفت و شنید کیلئے پاکستان کو دعوت

لندن ۲۲ اگست۔ برلن میں مقیم "سٹار" کا نامہ نگار رقمطراز ہے کہ بحرالکاہل کے متعلق آئندہ ہفتہ جو دفاعی گفت و شنید ملبورن میں دولت مشترکہ کر رہی ہے وہ نیوزی لینڈ جس طرح بحرالکاہل پیکٹ بنانے کی طرف ایک مزید قدم ہے۔ نامہ نگار لکھتا ہے [illegible] آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ بحرالکاہل اور بحرالہند کی متعلقہ تجاویز پر باہم مشورہ کریں گے [illegible] اور سیلون کے ساتھ فوجی امداد باہمی کے مسائل زیر بحث آئیں گے۔ نامہ نگار مزید بیان کرتا ہے کہ آسٹریلیا کی حکومت ان تینوں ممالک کے نمائندوں کو اس کانفرنس میں شمولیت کے لئے دعوت دے رہی ہے۔

مشرقی بنگال میں ترقی کی وسیع سکیمیں

ڈھاکہ ۲۲ اگست۔ مسٹر تفضل علی وزیر مال مشرقی بنگال آج کراچی روانہ ہو گئے۔ وہاں آپ صوبے کی ترقی کے سلسلے میں قلیل المیعاد اور طویل المیعاد اہم سکیمیں پیش کریں گے۔

آپ نے مزید کہا کہ چاٹگام کے قریب پانچ سو خاندانوں کیلئے جدید طرز کے گاؤں آباد کئے جائیں گے جن پر پانچ سو ایکڑ زمین صرف ہوگی۔

آپ نے کہا مشرقی بنگال کی حکومت ایک اور سکیم بھی پیش کرے گی۔ جس کے ذریعہ سے ایک لاکھ ایکڑ زمین کو پانچ سال کے اندر زیر کاشت لایا جائیگا اور اس کے نتیجہ میں ۸۰ ہزار ٹن دھان زائد پیدا ہوا کرے گی۔ اس سلسلہ میں مرکز سے مدد لینے کے علاوہ ورلڈ بینک سے بھی مدد حاصل کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

امریکہ اور اسرائیل کے تعلقات خراب ہو رہے ہیں!

کیا یہودی روس کی طرف مائل ہو رہے ہیں؟

نیویارک ۲۲ اگست۔ معلوم ہوا ہے کہ محدود تعداد میں عرب مہاجرین کو واپس اپنے اپنے گھروں میں آباد کرنے کے لئے یہودیوں نے حال ہی میں جو تجاویز یو۔ این۔ او میں پیش کی ہیں ان سے امریکہ مطمئن نہیں ہے اور امریکہ کے سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ نے حال ہی میں یہودیوں کو اس سے آگاہ کر دیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ دو ماہ قبل صدر ٹرومین نے یہودیوں کو عرب مہاجرین کے مسئلے پر جو نوٹ روانہ کیا تھا وہ بہت ہی سخت الفاظ کسی اور نوٹ میں استعمال نہیں کئے۔ لیکن معلوم ہوا ہے کہ واشنگٹن سے حال ہی میں یہودیوں کو اس سے آگاہ کر دیا ہے۔

باغی شہزادے کو ہری پور جیل منتقل کر دیا گیا

کوئٹہ ۲۲ اگست۔ یہاں معلوم ہوا ہے کہ خان قلات کے چھوٹے بھائی شہزادہ عبدالکریم اور محمد حسن عنقا کو جو مچھ جیل بلوچستان میں میعاد قید پوری کر رہے ہیں صوبہ سرحد کی ہری پور جیل میں منتقل کر دیا گیا ہے۔ انجمن وطن بلوچستان کے صدر مسٹر عبدالصمد خان کو بھی ہری پور جیل میں بھیج دیا گیا ہے۔ وہ بلوچستان پبلک سیفٹی آرڈیننس کے تحت قید ہیں۔ (ا۔ستار)

شاہ عبداللہ کی امریکہ کو دھمکی

کراچی ۲۲ اگست۔ معلوم ہوا ہے کہ شاہ عبداللہ شاہ شرق اردن نے کہا ہے کہ اگر امریکہ نے فلسطین کے عرب مہاجرین کا بوجھ برداشت کرنے کے لئے امداد نہ کی تو کمیونزم پھیل جائیگا۔

لاہور ۲۲ اگست۔ بچوں کی بہبودی کیلئے ایک ادارہ قائم کیا گیا ہے جس کی صدر بیگم تصدق حسین مقرر ہوئی ہیں۔ آپ نے مخیر احباب سے اپیل کی ہے کہ وہ اس کام میں مدد دیں۔

مسٹر گبن تین دن کے دورہ پر

لاہور ۲۲ اگست۔ مسٹر سی۔ ای گبن آنریری سیکرٹری پاکستان ریڈ کراس سوسائٹی مغربی پنجاب آزاد کشمیر کے علاقہ میں تین دن کے دورہ پر چلے گئے ہیں۔ جہاں وہ بھمبر اور میرپور کے ریڈ کراس ہسپتالوں کا معائنہ کریں گے۔ یکم اگست ۱۹۴۹ء سے سوسائٹی کی صوبائی برانچ کی انتظامیہ کمیٹی نے ریڈ کراس میڈیکل مشن برائے آزاد کشمیر کا انتظام اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے۔

کراچی ۲۲ اگست۔ حیدرآباد سندھ میں کپڑا بننے کی تربیت دینے کیلئے ایک ادارہ قائم کیا گیا ہے امید ہے جب تک طالبعلم تربیت حاصل کر سکیں گے۔ حیدرآباد میں کپڑے کا کارخانہ مکمل ہو جائے گا۔

مسٹر لیاقت علی خان لاہور تشریف لے آئے

ہوائی اڈے پر پرتپاک خیرمقدم

لاہور ۲۱ اگست۔ آج صبح مسٹر لیاقت علی خاں وزیراعظم پاکستان بذریعہ طیارہ کراچی سے لاہور تشریف لے آئے۔ آپ کا پر جوش خیرمقدم کیا گیا۔ استقبال کرنے والوں میں سردار عبدالرب نشتر گورنر مغربی پنجاب کے علاوہ سفارتی نمائندے مسلم لیگی لیڈر اور اعلیٰ فوجی لیڈر بھی موجود تھے۔

گارڈ آف آنر کے معائنہ کے بعد مسٹر لیاقت علی خاں تالیوں کی گونج کے درمیان بذریعہ کار گورنمنٹ ہاؤس تشریف لے گئے۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔اے۔ ایل ایل۔بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ویسٹ پنجاب پرنٹنگ پریس موہن لال روڈ لاہور سے چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

روسی اور امریکن وفود کو پیغام احمدیت

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کی اراکین وفود سے ملاقاتیں

حال ہی میں پاکستان کے دارالخلافہ کراچی میں روس سے ایک تجارتی وفد اور امریکہ سے World Town Seminar کے سلسلہ میں ۲۸ ممبران پر مشتمل ایک وفد آیا ہوا ہے۔ اگرچہ حالات کے پیش نظر ہر دو وفود سے ملاقاتیں کرنا مشکل تھا۔ تاہم مجلس خدام الاحمدیہ کراچی نے اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ہر دو وفود کو پیغام احمدیت پہونچانے اور سلسلہ کا لٹریچر پیش کرنے کا ارادہ کیا۔ اور اس سلسلہ میں ایک وفد مقرر کیا گیا۔ جس میں قائد مقامی چوہدری احمد جان صاحب نیز شمیم احمد صاحب نائب قائد مقامی کے علاوہ مسٹر ظفراللہ کاخ بھی شامل تھے (برادرم کاخ صاحب Dutch National ہیں اور عرصہ سے احمدیت میں داخل ہو چکے ہیں۔ اور آجکل کراچی میں ایک کمپنی میں ملازم ہیں) اس طرح اس وفد نے آئے ہوئے وفود سے مقررہ اوقات پر ملاقاتیں کیں۔

(۲) روسی وفد کے کئی ممبران انگریزی زبان سے واقف تھے۔ لہذا دیر تک تبادلہ خیالات ہوتا رہا یہ لوگ اسلام کی تعلیم سے بالکل بے بہرہ ہیں۔ اور ان کی گفتگو سے یہ اندازہ لگایا گیا ہے۔ کہ یہ لوگ اپنی فوقیت اور برتری کی طرف اس قدر محو ہیں نیز موجودہ سیاسی الجھنوں میں اس بری طرح پھنسے ہیں کہ ان کے لئے بہت ہی مشکل ہے۔ کہ وہ مذہب کی طرف رجوع کر سکیں۔ روسی وفد میں ایک مسلمان ممبر بھی تھا لیکن انتہائی افسوس کا مقام ہے۔ کہ وہ بھی اسلام کی تعلیم سے بے بہرہ اور اپنے ساتھیوں کا ہم خیال تھا۔ یہاں تک کہ اس روسی مسلمان ممبر کا سیکرٹری کہنے لگا۔ کہ "اسلام ان کی قومیت تو ضرور ہے۔ لیکن وہ پہلے روسی ہیں" اور آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر کہا۔ کہ ہم ایسا نہیں کرتے۔ یعنی دعا وغیرہ نہیں مانگتے۔ بہرحال روسی وفد کو جو کتابیں دی گئیں۔ ان کو انہوں نے شکریہ کے ساتھ قبول کیا۔ اور وعدہ کیا New World Order نظام نو کا خاص طور پر مطالعہ کریں گے۔ نیز یہ بھی وعدہ کیا۔ کہ واپس جا کر وہ ہماری پیشکردہ کتب کو ماسکو کی ایک لائبریری میں رکھوا دینگے۔

روسی وفد کو مندرجہ ذیل کتب پیش کی گئی تھیں۔

(1) The New World Order
(2) Ahmadiyyat or the true Islam.
(3) The Teachings of Islam.
(4) All about Ahmadyya Movement
(5) Extract from the Holy Quran.

امریکن وفد نے دوران ملاقات میں ہماری باتیں نہایت توجہ سے سنیں۔ اور انتہائی دلچسپی کا اظہار کیا۔ کافی دیر تک سلسلہ کے متعلق سوالات اور جوابات کا سلسلہ [illegible] اختتام ملاقات پر ہمارا پیشکردہ لٹریچر شکریہ [illegible] قبول کیا۔ امریکن وفد کے لیڈر Mr Denny نے فرمایا کہ وہ نیویارک میں جا کر اپنی سوسائٹی کی ایک بہت بڑی لائبریری میں یہ کتب رکھوا دیں گے۔ نیز وفد کے دوسرے اراکین کو بھی پڑھنے کی تلقین کریں گے۔ قرآن کریم کے انگریزی ترجمہ کا انہوں نے خاص طور پر شکریہ ادا کیا۔ امریکن وفد کو مندرجہ ذیل کتابیں دی گئیں۔

(1) Holy Quran Vol I
(2) The New world Order.
(3) Ahmadiyyat or The true Islam.
(4) The Teachings of Islam
(5) All about Ahmadiyya Movement
(6) The Tomb of Jesus
(7) Did Jesus Died on the cross

اس کے علاوہ دوسری سیاسی پارٹیوں اور مجمعوں میں بھی ہر دو وفود سے فرداً فرداً ملاقات ہوتی رہی اور اس ملاقات کا اچھا اثر رہا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

خاکسار:۔ عبدالوہاب نائب معتمد مجلس خدام الاحمدیہ کراچی

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے۔

انذار

از راحت ملک صاحب جمیل دلاری

وہ دیکھ دور آسماں پہ بدلیوں کے قافلے
زمیں کو ڈھانپنے لگے ہیں بجلیاں لئے ہوئے
زمیں سے اٹھ رہے ہیں خوفناک بھوت موت کے
جو بڑھ رہے ہیں تیز تیز آندھیاں لئے ہوئے

یہ آگ جو سلگ اٹھی ہے پھیلتی ہی جائے گی
یہ بجلیوں کے دھاندلی کوئی نہ روک پائے گی
کوئی بھی اب نہ بچ سکے گا آندھیوں کے دام سے
ہے کیا وہ شے جو زلزلوں سے زندگی بچائے گی

خدا کے نام پر ہنسی، یہ قہقہے ۔ ۔ ۔ ۔ یہ دل لگی
نہ زندگی سے واسطہ نہ آبروئے ۔ ۔ ۔ ۔ زندگی
نظر نظر میں شادمانیوں کا اک خمار ہے۔
سسک رہی ہے ہر قدم پہ رحمتوں کی بے بسی

یہ وقت ہے کہ آسمان آ پڑے زمین پر
یہ وقت ہے کہ فکر سے ان آفتوں کو ٹال دو
ڈرو ڈرو کہ زندگی پہ مشکلیں نہ آ پڑیں۔
اٹھو اٹھو اور آنے والی مشکلوں کو ٹال دو

ربوہ میں اراضی ریزرو کروانے والوں کے متعلق ضروری اعلان

بعض احباب نے سکنی اغراض کے لئے ربوہ میں زمین ریزرو کرائی ہوئی ہے۔ لیکن ابھی تک قیمت ادا نہیں کی۔ ایسے احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ حسب اعلانات سابقہ قیمت کا تاریخ ریزرولیوشن سے چھ ماہ کے اندر اندر ادا کیا جانا ضروری ہے۔ ورنہ سودا منسوخ کر دیا جائے گا۔ اور پھر بعد میں مقرر ہونے والے نرخ پر زمین دی جائے گی۔ اس لئے یہ زمین ریزرو کرانے والے دوستوں کے اپنے مفاد میں ہے۔ کہ قیمت تاریخ ریزرولیوشن سے چھ ماہ کے اندر اندر ادا کر دیں۔

اسسٹنٹ سیکرٹری تعمیر کمیٹی آبادی ربوہ

ضلع لائل پور کی جماعتوں کے لئے ضروری اعلان

مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب فاضل دیالگڑھی مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ کو نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے ضلع لائل پور کی جماعتوں کا دورہ کرنے کے لئے بھجوایا جا رہا ہے۔ مولوی صاحب صیغہ نشر و اشاعت کی اہمیت۔ گزشتہ کارگزاری۔ آئندہ پروگرام اور اس صیغہ کی مالی دقتوں کی وضاحت کر کے احباب سے اس صیغہ کی امداد اور اس فنڈ کی مضبوطی کی بھی تحریک کریں گے۔ احباب جماعت و عہدہ دار اصحاب مولوی صاحب سے پورا پورا تعاون فرما کر ممنون فرمائیں۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا پتہ

دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ میں منتقل ہو گیا ہے۔ اس لئے جملہ مجالس خدام الاحمدیہ نوٹ فرما لیں۔ کہ خدام الاحمدیہ سے متعلق جملہ خط و کتابت دفتر خدام الاحمدیہ ربوہ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ کے پتہ پر کی جائے۔

معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ

روزنامہ الفضل ——— لاہور
۲۳ اگست ۱۹۴۹ء

اتحاد کی بنیاد

(۱)

آج سے تقریباً ۲۵ یا ۲۶ سال بیشتر دہلی میں آل پارٹیز مسلم کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ نے بھی اپنی تقریر لکھ کر ارسال کی تھی۔ جو کانفرنس میں پڑھی گئی تھی۔ اسی تقریر میں سب سے پہلے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے ہی مسلمانوں کے سیاسی اتحاد کا نظریہ پیش کیا تھا۔ اور اسی کا نتیجہ ہے کہ مسلمانوں میں سیاسی اتحاد کا خیال پیدا ہوا۔ اور مسلم لیگ کی قیادت میں سب مسلمانوں نے اپنے فرقہ وارانہ عقائد رکھتے ہوئے ایک متحدہ محاذ قائم کیا۔ اور اس اتحاد کی برکت ہے۔ کہ آج ہم پاکستان کا مادی وجود دیکھ رہے ہیں۔ اور جو چیز پہلے محض تخیل کی پیداوار سمجھی جاتی تھی۔ اس سیاسی اتحاد کی وجہ سے عملی طور پر وجود میں آگئی ہے۔

پاکستان کا خیال خواہ کسی کے دل میں پہلے پیدا ہوا ہو۔ اس کا ممکن الوقوع ہونا خواہ کتنا ہی قرین قیاس تھا۔ لیکن جب تک تمام مسلمان سوائے ایک ناقابل اعتنا اقلیت کے ایک ہی سیاسی جھنڈے کے تلے جمع نہیں ہوئے۔ اس وقت تک یہ محض ایک خیال ہی رہا ہے۔ لیکن جب قائداعظم محمد علی جناح مرحوم نے اپنی خداداد فراست سے ان تمام عناصر کو مسلم لیگ میں دبا دیا۔ جو مذہبی عقائد کی وجہ سے مسلمانوں کی صفوں میں انتشار ڈالنے کا موجب ہو سکتے تھے۔ تو برعظیم ہند کے مسلمانوں میں ایک سرے سے لے کر دوسرے سرے تک یک جہتی اور متحدہ نصب العین کی رَو دوڑ گئی۔ اور آخر کار وہ کارنامہ ہوا جس کی نظیر تاریخ عالم میں مشکل ملتی ہے۔

ہم نے پہلے بھی اس بات پر زور دیا ہے۔ کہ یہ سیاسی اتحاد نہ صرف پاکستان کو وجود ہی میں لایا ہے۔ بلکہ پاکستان کی آئندہ ترقی کا دارومدار بھی اسی پر ہے۔ بلکہ تمام اسلامی ممالک کا اتحاد بھی اسی بنیاد پر ہو سکتا ہے۔ اور یہ خدا تعالےٰ کا فضل ہے۔ کہ مسلمان اس بات کو اب اچھی طرح سمجھ گئے ہیں۔ اگرچہ بعض عناصر اس حقیقت کے صحیح ادراک سے ابھی تک محروم ہیں۔ اور وہ اس کی اہمیت سمجھنے سے قاصر ہیں۔ لیکن ہمیں اس کی بڑی امید ہے۔ کہ آہستہ آہستہ ان کی ذہنیت بھی صراط مستقیم پر آجائے گی۔

سیاسی اتحاد کا اصول یہ ہے کہ خواہ مسلمانوں کے مختلف فرقے اعتقادی لحاظ سے ایک دوسرے سے کتنا بھی باہم اختلاف رکھتے ہوں۔ یہاں تک کہ ایک دوسرے کو کافر بھی کہتے ہوں۔ سیاسی لحاظ سے سب کو ایک ہی نام اور ایک ہی درجہ حاصل ہونا چاہیئے۔ اور اعتقادی اختلاف کی بناء پر ملک میں کوئی سیاسی پارٹی بنانے کی اجازت نہیں ہونا چاہیئے ورنہ ملک میں بدامنی اور فتنہ و فساد کا اندیشہ بڑھ جائے گا۔ اور ایسی دھما چوکڑی مچے گی کہ ملک چند ہی دنوں میں انارکزم کی آغوش میں چلا جائے گا۔ حقیقت یہ ہے کہ اعتقادی اختلافات اتنے باریک در باریک ہوتے ہیں۔ کہ ایک ہی فرقہ کے انسان ایک ہی مسئلہ پر مختلف العقیدہ ہوتے ہیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ بعض موٹی موٹی باتوں میں آپس میں اتحاد بھی ہوتا ہے۔ جس کی بناء پر ایک انسان اپنے فرقہ کا رکن کہلاتا ہے۔ لیکن فرقہ در فرقہ کا وجود ظاہر کرتا ہے کہ کوئی بھی دو اشخاص بالکل متحد العقیدہ نہیں ہو سکتے۔ اسی طرح جس طرح کوئی بھی دو شخص متحد الشکل نہیں ہوتے۔

اس لئے یہ لازمی ہے کہ ایک ملک میں خواہ ایک ہی مذہب کے پابند لوگ بستے ہوں کسی فرقہ کو یہ اجازت نہیں ہونی چاہیئے۔ کہ وہ اپنے مخصوص نظریات مذہب یا مخصوص عقائد کی بناء پر کوئی سیاسی پارٹی بنائے ویسے ہر ایک فرقہ کے پیروؤں کو پوری پوری مذہبی آزادی ہونی چاہیئے۔ جس میں اپنے عقائد کی تبلیغ کا حق بھی شامل ہے۔ اس قدغن کے ساتھ کہ کوئی فرقہ اپنے مخصوص عقائد کو علیحدہ سیاسی پارٹی بنانے کی کوشش نہ کرے۔ ہر ایک فرقہ کو اجازت ہونی چاہیئے کہ وہ اپنے مخصوص نظریات کی آئینی حد کے اندر رہ کر تبلیغ و اشاعت کر سکے۔ اور اس بنیادی حق میں کسی قسم کی کوئی روک نہیں ہونی چاہیئے۔ کسی فرقہ کو اجازت نہ ہو۔ کہ وہ برسر اقتدار آکر حکومت کی طاقت کو اپنے مخالفین کو نقصان پہنچائیں اور اسکی سخت سزا ملنی چاہیئے۔

(۲)

ازمنہ وسطیٰ میں یورپ میں فتنہ و فساد اور تباہ حالی کی یہی وجہ تھی۔ کہ عیسائیت کا ہر فرقہ صرف اپنے آپ کو ہی راستی پر صرف نہیں سمجھتا تھا۔ بلکہ چاہتا تھا کہ حتی المقدور دوسرے فرقوں کو بزور شمشیر مٹا دے۔ جن لوگوں کو برسر اقتدار فرقہ کے اعتقادات کے مطابق کافر سمجھا جاتا تھا۔ ان کو حکومت کا بھی باغی خیال کیا جاتا تھا۔ یہی نہیں بلکہ برسر اقتدار فرقہ ان کو لعنتی سمجھتا تھا۔ اور ان کو مٹانا یا بزور شمشیر اپنے فرقہ میں لانا ان پر احسان خیال کیا جاتا تھا۔ اور دلیل یہ دی جاتی تھی کہ جس طرح ایک ڈاکٹر کو ماؤف عضو کو کاٹ دینے کی اجازت ہوتی ہے۔ اور یہ گویا بیمار پر احسان ہوتا ہے۔ اسی طرح اپنے آپکو ناجی سمجھنے والا فرقہ اس شخص پر جو ان کے خیال میں ٹھیٹھ مذہب سے باہر ہے۔ سختی کر کے اس کو اپنے فرقہ میں شامل کرنے یا ہمیشہ کے لئے دنیا سے نیست و نابود کر دینے سے احسان کرتا ہے۔ آہ یہی غلطی یہ تھی۔ کہ یہ فیصلہ کون کرے۔ کہ مریض کون ہے اور ڈاکٹر کون۔

مسلمانوں میں بھی یہ بیماری کسی حد تک رہی ہے خاصکر گزشتہ صدیوں میں تو فرقہ بازی کی چپقلش اتنی تلخی اختیار کر گئی تھی۔ کہ ذرا ذرا سے اختلاف پر ایک مسلمان واجب القتل قرار دے دیا جاتا تھا۔ بڑے بڑے جید علما جن پر اسلام کو فخر ہونا چاہیئے تھا۔ اسی تعصب کا شکار ہو گئے۔ شاید ہی کوئی مجدد دین یا امام وقت اپنے وقت کے درباری علماء کے مظالم سے محفوظ رہا ہو۔ کئی علماء حق پھانسی پر لٹکا دیئے گئے۔ اور کئی جیلوں میں ڈال دیئے گئے۔ اللہ تعالےٰ کا شکر ہے کہ مسلمانوں میں اب یہ بیماری بہت حد تک اصلاح پذیر ہو چکی ہے۔ مسلمان اب یہ سمجھ گئے ہیں۔ کہ اس بات نے گزشتہ صدیوں میں اسلام کی تبلیغ کو سخت نقصان پہنچایا ہے۔ بلکہ یہ کہنا درست ہے کہ دشمنان اسلام نے مسلمانوں کو مجبور کر دیا ہے۔ کہ وہ اپنا اعتقادی اختلاف قائم رکھتے ہوئے بھی ایک مضبوط سیاسی محاذ پر جمع ہو جائیں۔ کیونکہ اگر دشمنان اسلام کی یورش سے خدانخواستہ مسلمان ہی مٹ گئے۔ تو اپنی اپنی اعتقادی اور نظریاتی خوبیاں کس کام آئینگی۔

اگرچہ پاکستان میں ابھی تک بعض خود غرض لوگ گاہ بگاہ اعتقادی اختلافات کی بناء پر مسلمانوں کی صفوں میں انتشار پھیلانے کی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن اب ایسے عوام و خواص کی یہاں اکثریت ہو چکی ہے۔ جو ان لوگوں کی حرکات مذبوحی کو حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ اور ان کی آواز کو دبانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور ہمیں امید ہے کہ آخر یہ لوگ بھی مایوس ہو کر اپنے اس فعل شنیع سے باز آجائیں گے۔ اور پاکستان اس لحاظ سے ایک مثالی اسلامی ملک بن جائے گا۔

(۳)

الفضل کی گزشتہ اشاعت میں ہم نے چوہدری عبدالحق صاحب کے مقالہ کا تذکرہ کیا تھا۔ آپ اس فاضلانہ مقالہ میں فرماتے ہیں۔

"تبلیغ کے متعلق یہ خیال بھی ظاہر کیا جارہا ہے کہ پاکستانی مختلف العقیدہ میں مبلغ کس عقیدہ کے ہونے چاہئیں۔ اس بات کا فیصلہ عیسائی مشنوں کے حالات کو سامنے رکھ کر کیا جاسکتا ہے عیسائیوں میں کیتھولک۔۔۔ اور پروٹسٹنٹ دو بڑے فرقے ہیں۔ دونوں کے مشن علیحدہ علیحدہ ہیں۔ اسی طرح اہل سنت والجماعت اہل تشیع اور احمدی صاحبان کے مشن علیحدہ علیحدہ ہوں"۔

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ کی جس تقریر کا ذکر ہم نے یہاں کیا ہے۔ اس میں آپ نے مسئلہ تبلیغ کے اس پہلو پر بھی روشنی ڈالی ہے۔ آپ نے اس تقریر میں تبلیغ پر بھی خاصہ زور دیا ہے اور بتایا ہے کہ دراصل مسلمانوں کی نجات تبلیغ ہی میں ہے۔ آپ نے اس ضمن میں مختلف العقائد فرقوں کے تبلیغی پروگرام کا بھی تعین کیا ہے۔ اور اس بات کی تفصیلی وضاحت فرمائی ہے۔ جس کی طرف چوہدری عبدالحق صاحب نے اپنے مقالہ میں اوپر کا اشارہ کیا ہے۔

اصل چیز تو تبلیغ اسلام ہے۔ اور یہ ہر فرقہ اسلام کا فرض اور حق ہے کہ خواہ کوئی دوسرا فرقہ اسکو کافر ہی سمجھے۔ کہ وہ اپنے اعتقاد کے مطابق فریضہ تبلیغ ادا کرے۔ اس میں کسی دوسرے فرقہ کو دخل اندازی کی ضرورت نہیں۔ امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنی تقریر میں تو ایک سکیم بھی پیش کی تھی۔ اور مسلمانوں کی جماعتوں سے اپیل کی تھی۔ کہ وہ اس سکیم کے مطابق تبلیغ کا کام شروع کریں۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ اس وقت سیاسی انہماک کی وجہ سے کسی لیڈر کی توجہ اس طرف نہ ہوئی۔ جماعت احمدیہ تو اپنے آغاز سے ہی اپنی بساط کے مطابق تبلیغ کا فریضہ ادا کرتی چلی آئی ہے۔ اور اس لحاظ سے اس کی سعی و کوشش خدا تعالےٰ کے فضل سے اتنی کامیاب ہے۔ کہ نہ صرف مخالفین احمدیت کو ہی اس کا اقرار کرنا پڑا ہے۔ بلکہ دشمنان اسلام بھی اس سے خائف اور ترساں ہیں۔ یہاں اس کی تفصیلات بیان کرنا تحصیل حاصل ہے۔ کیونکہ ہر مسلمان جانتا ہے۔ کہ اس وقت صرف جماعت احمدیہ ہی اجتماعی طور پر کما حقہ تبلیغی جہاد کر رہی ہے۔ اور باوجود ایک غریبوں کی جماعت ہونے کے اپنی کمائی کا بیشتر حصہ تبلیغ اسلام پر خرچ کر رہی ہے۔

تربیت و اصلاح

"یہ بات حماقت کی بات ہے۔ کہ بچوں کو چھوٹا سمجھ کر انہیں آوارہ ہونے دیا جائے"۔ (حضرت امیر المومنین)

(خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

تلوار کی نوک اور اصلاح

(از مکرم مولوی محمد صادق صاحب سابق مبلغ اسلام انڈونیشیا)

سید ابوالاعلیٰ مودودی صاحب اور آپ کے بعض ساتھی جو اپنے آپ کو "جماعت اسلامی" کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ بعض پرانے خیالات کو پیش کر کے یہ سمجھ رہے ہیں کہ وہ ایک نیا، انقلاب انگیز" لٹریچر دنیا کے لئے مہیا کر رہے ہیں۔ جو اس زمانہ میں اہل اسلام کے لئے مستقل راہ ہے۔ اور اگر اس پر عمل کیا جائے۔ تو مسلمان یقیناً ترقی کر کے کامیاب ہو سکتے ہیں۔ لیکن اگر غور سے آپ کے لٹریچر کا مطالعہ کیا جائے۔ تو اس سے مایوسی ٹپک رہی ہے۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان کے نزدیک حقیقی اور بڑی کامیابی "تلوار کی نوک" ہی سے حاصل ہو سکتی ہے اور اس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ مسلمان مایوس ہو کر رہ جائیں گے۔ اس وقت کوئی حکومت حقیقی طور پر "اسلامی حکومت" نہیں ہے۔ اور پھر کیا اس کے ہاتھ میں ایسی طاقت ور تلوار بھی ہے کہ جس کی نوک سے تمام "ظالم" اور "جابر" حکومتوں کو مٹا کر رکھ دیا جائے۔ اس سوال پر جس قدر غور کیا جائے گا۔ مایوسی ہی مایوسی نظر آئے گی۔

مودودی صاحب خود اس سوال کو اپنی کتاب "جہاد فی سبیل اللہ" کے آخر میں اٹھاتے ہیں۔ اور خود ہی جواب دیتے ہیں جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آج اسلام اور مسلم مجاہدین جہاد کا وہ تصور جو وہ پیش کر رہے ہیں۔ دنیا بھر کے مسلمانوں میں کہیں بھی اس کا شائبہ تک نہیں پایا جاتا (صفحہ ۳۶) پس نہ وہ شمشیر موجود ہے اور نہ ہی شمشیر زن موجود ہیں۔ اس صورت میں اس پرانے نظریہ کو پیش کرنا کہ تمام مشرکین کو قتل کر ڈالو اور دشمنان اسلام کو کاٹ کے رکھ دو تھوڑی دیر کیلئے بعض "جوشیلی طبائع" کے لئے تو "ولولہ انگیز" ہو سکتا ہے۔ مگر جب وہ اس کا پورا جائزہ لیں گے۔ تو انہیں یقین ہو جائے گا کہ ان تحریرات کا نتیجہ صفر ہے۔ اور ان کے سامنے اندھیر ہی اندھیر ہے۔

ممکن ہے کوئی دوست کہہ دیں کہ مودودی صاحب تو کہتے ہیں۔ کہ ہمارا مقصود کسی کو قتل کرنا نہیں کسی قوم کو مٹانا نہیں۔ کسی پر قبضہ کرنا نہیں۔ مال و متاع لوٹنا نہیں۔ ہمارا مقصد تو یہ ہے۔ کہ دنیا میں خدا کی حکومت قائم ہو [illegible] [illegible] اور [illegible] [illegible] [illegible] وغیرہ۔ اس کے لئے پہلے تو تعلیم و تلقین [illegible] اور [illegible] تبلیغ سے کام لیتے [illegible] [illegible] تو پھر [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ہوگا۔ کیونکہ تلوار [illegible] [illegible] [illegible] امر بالمعروف کا کام شروع ہو گا۔

بظاہر یہ خیال بڑا خوشنما ہے۔ مگر ذرا اس کا تجزیہ فرمایئے اور مودودی صاحب کی دوسری تحریرات کی روشنی میں اسے دیکھئے تو پھر آپ کو معلوم ہو گا کہ آپ کا اصلی مطلب کیا ہے۔

ہمیں یاد رکھنا چاہیئے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے زمانہ میں بھی ایک گروہ تھا جس نے لاحکم الا للّٰہ کا نعرہ لگایا تھا۔ اُن کے اس نعرہ کے متعلق حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا تھا۔ کلمۃ حق ارید بھا الباطل کہ بات تو سچی ہے مگر اس کا جو مطلب لیا گیا ہے وہ باطل ہے۔ (تفسیر خازن جلد ۶ صفحہ ۱۸۷)

یہی حال یہاں نظر آتا ہے۔

آپ یہ مانتے ہوئے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے تیرہ سال تک تبلیغ کا کام کیا۔ عرب کو اسلام کی دعوت دیتے رہے۔ وعظ و نصیحت کا جو مؤثر سے مؤثر انداز ممکن تھا اسے اختیار کیا۔ مضبوط دلائل دیئے [illegible] پیش کیں فصاحت و بلاغت [illegible] [illegible] سے دلوں کو گرمایا۔ اللہ کی جانب سے محیر العقول معجزے دکھلائے اپنے اخلاق اور اپنی پاک زندگی سے نیکی کا بہترین نمونہ پیش کیا۔ اور کوئی ذریعہ ایسا نہ چھوڑا جو حق کے اظہار و اثبات کے لئے مفید ہو سکتا تھا۔ لیکن آپ کی قوم نے آفتاب کی طرح آپ کی صداقت کے روشن ہو جانے کے باوجود آپ کی دعوت قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ لیکن وعظ و تلقین کی ناکامی کے بعد داعی اسلام نے ہاتھ میں تلوار لی۔۔۔ تو۔۔۔ دلوں سے رفتہ رفتہ بدی و شرارت کا زنگ چھٹنے لگا۔ طبیعتوں سے فاسد مادے خود بخود نکلنے لگے۔ روحوں کی کثافتیں دور ہو گئیں۔ (الجہاد فی الاسلام صفحہ ۱۳۲ ۱۳۳)

آخر میں خلاصہ درج فرما کر اپنی اس بحث کو یوں ختم کرتے ہیں۔ "اسلام کی اشاعت میں تبلیغ اور تلوار دونوں کا حصہ ہے۔ جس طرح ہر تہذیب کے قیام میں ہوتا ہے۔ تبلیغ کا کام تخم ریزی ہے۔ اور تلوار کا کام قلبہ رانی ہے۔ پہلے تلوار زمین کو نرم کرتی ہے۔ تاکہ اس میں بیج کو پرورش کرنے کی قابلیت پیدا ہو جائے۔ پھر تبلیغ بیج ڈال کر آبپاشی کرتی ہے وہ پھل حاصل ہو جو اس باغبانی کا مقصد حقیقی ہے" (الجہاد فی الاسلام صفحہ ۱۳۳ - ۱۳۴)

ان دونوں عبارتوں کے ملانے سے نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ مودودی صاحب کے نزدیک رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بھاری غلطی کی کہ پہلے تبلیغ شروع کی (نعوذ باللہ من ذالک) اور آپ کی اس غلطی کے نتیجہ میں آپ کے ۱۳ برس ضائع ہوئے۔ اگر آپ ابتداء ہی سے [illegible] [illegible] کر قوم کے لئے تلوار استعمال [illegible]

تو چند دنوں میں ہی ان کی طبائع کے زنگ چھٹ جاتے فاسد مادے دور ہو جاتے اور روحیں پاک ہو جاتیں چنانچہ ۱۳ برس کی ناکامی کے بعد جب آپ نے تلوار استعمال کی۔ تو چند دنوں میں آپ کو خارق عادت کامیابی ہوئی۔

اس کا سبب مودودی صاحب یہ فرماتے ہیں "کہ اس وقت مکہ میں آپ کے پاس تلوار چلانے کی طاقت نہ تھی۔ اس لئے خاموش رہے اور جب تلوار چلانے کے لئے ایک جتھہ ہاتھ آگیا۔ تو آپ نے فوراً تلوار سنبھالی۔ اور کفار کی گوشمالی شروع کر دی حتی کہ "قوت حاصل کرتے ہی رومی سلطنت سے تصادم شروع کر دیا۔" (جہاد فی سبیل اللہ صفحہ)

پھر اسی بات کو بیان کرتے ہوئے بڑے زوردار الفاظ میں فرماتے ہیں "انہوں (یعنی مسلمانوں) نے اپنے ملک کی اصلاح سے فارغ ہو کر جب باہر کی دنیا پر نظر دوڑائی۔ تو دیکھا کہ تمام ہمسایہ ممالک پر ظالم بادشاہ اور جابر امراء مسلط ہیں اور انسانی برادری کو اس ذلیل حالت میں مبتلا دیکھ کر صالحین کی وہ سرفروش جماعت اصلاح کے لئے کمربستہ ہو گئی۔ پہلے اس نے وعظ و تذکیر سے کام لیا۔ اور کسریٰ عجم۔ قیصر روم اور مقوقس مصر کو دعوت دی۔ کہ اسلام کے قانون عدل و حق پرستی کو اختیار کریں۔ جب انہوں نے اس دعوت کو رد کر دیا۔ تو پھر مطالبہ کیا۔ کہ حکومت و فرمانروائی کی مسند کو ان لوگوں کے لئے خالی کر دیں جو اس کے اہل نہیں۔ مگر جب اس مطالبہ کو بھی رد کر دیا گیا۔ اور اس کے جواب میں تلوار پیش کی گئی۔ تو مٹھی بھر مسلمانوں کی اس بے سروسامان جماعت نے بیک وقت دو عظیم الشان سلطنتوں کے تختے اُلٹ دیئے۔" (الجہاد فی الاسلام صفحہ ۱۱۲)

اس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ مودودی صاحب کے نزدیک ان حکومتوں سے جنگ میں پہل نہیں کی۔ بلکہ پہل مسلمانوں کی طرف سے ہوئی۔ اگر یہی بات ہے تو پھر مودودی صاحب کا گاندھی جی کے قول کی تغلیط کرنا کیا معنی رکھتا ہے۔ گاندھی جی نے بھی تو یہی کہا تھا۔

"اسلام ایسے ماحول میں پیدا ہوا ہے جس کی فیصلہ کن طاقت پہلے بھی تلوار تھی اور آج بھی تلوار ہے۔"

(دیباچہ الجہاد فی الاسلام صفحہ)

مودودی صاحب کہتے ہیں۔ کہ اسلام "قانون عدل اور حق پرستی" چاہتا ہے۔ اس لئے اس کا حق ہے۔ کہ تلوار کے زور سے کام لے ہم کہتے ہیں۔ کہ تلوار سے کام لینے والے لوگ کہاں سے آئیں گے۔ کیا وہ بھی "تلوار کی نوک" میں سے پیدا ہوں گے۔ اگر نہیں

اگر نہیں اور یقیناً نہیں۔ تو پھر ہمیں ماننا پڑے گا۔ کہ اسلام کے پاس ایسا ہتھیار بھی ہے۔ کہ جو تلوار سے بھی زیادہ مفید اور تیز تر ہے

مودودی صاحب نے اپنے اس نظریہ جہاد کو پیش کر کے اسلام پر بہت بڑا ظلم کیا ہے کیونکہ اسلام کی اشاعت کی حقیقی کامیابی دعوت و تبلیغ اور وعظ و نصیحت ہی کا نتیجہ ہے۔ چنانچہ جب مسلمان جنگوں میں مصروف تھے۔ اور ان کی تلواریں میانوں سے نکلی ہوئی تھیں اس وقت بھی جو "فتح عظیم" انہیں حاصل ہوئی۔ وہ دعوت و تبلیغ کا ہی نتیجہ تھی۔ اور یہ اس "فتح عظیم" میں حصہ لینے والے تھے وہ بھی "تلوار کی نوک" سے پیدا نہ ہوئے تھے۔ بلکہ تبلیغ کے شمر بار باغ کا ہی پھل تھے۔ لکھا ہے۔

"قال الزھری لم یکن فتح اعظم من صلح الحدیبیۃ وذلک ان المشرکین اختلطوا بالمسلمین فسمعوا کلامھم فتمکن الاسلام فی قلوبھم فاسلم فی ثلاث سنین خلق کثیر فعز الاسلام بذالک واکرم اللہ عزوجل رسولہ صلی اللہ علیہ وسلم (تفسیر خازن جلد ۶ صفحہ ۱۵۷ زاد المعاد جلد ۱ صفحہ ۳۸۸) حضرت زہریؒ فرماتے ہیں۔ کہ صلح حدیبیہ سے بڑھ کر کوئی فتح نہ تھی۔ کیونکہ صلح حدیبیہ کی وجہ سے مشرکین مسلمانوں سے مل جل کر رہنے لگے۔ اور انہوں نے مسلمانوں کی باتوں کو سُنا جس کی وجہ سے اسلام اُن کے دلوں میں گھر کر گیا۔ اور بہت سے لوگ تین سال کے اندر اندر مسلمان ہو گئے اس طرح اسلام غالب آگیا۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا تعالیٰ نے بڑی عزت دی" دیکھا تبلیغ کا کتنا اثر ہوا؟ یہ وہی صلح حدیبیہ ہے جس کے متعلق مودودی صاحب بذیل تحریر فرماتے ہیں۔ اس وقت "چودہ سو تلواریں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اشارہ کی منتظر تھیں"۔ (الجہاد فی الاسلام صفحہ ۱۹۳) مگر آپ نے ان تلواروں کو روکنے کا حکم دے دیا۔ اور وہ طریق اختیار کیا۔ جس سے تبلیغ کا راستہ کھل سکے عرب وہی تھے۔ اُن کی طبائع بھی وہی تھیں۔ ان کی ارواح کی کثافت پہلے سے بھی بہت بڑھ چکی تھی۔ مگر "تلوار کی نوک سے" "قلبہ رانی" کا کام نہیں لیا گیا۔ بلکہ تلوار کو نیام میں کرنے کا حکم صادر ہوا۔

پھر مودودی صاحب کا یہ کہنا بھی ظلم ہے۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے روم پر حملہ کرنے کی پہلے کوشش کی۔ آپ نے بیشک اس کو اسلام کی طرف دعوت دی۔ اور اس نے اس دعوت کو قبول کرنے میں انکار بھی کر دیا۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس انکار کی وجہ سے اس پر حملہ نہیں کیا تھا۔ بلکہ اس کی وجہ یہ تھی۔ کہ پہلے روم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر حملہ کرنے کی تیاری کی تھی علامہ فرغانی جن کی کتاب کا "الجہاد فی الاسلام" میں بار بار ذکر آتا ہے۔ تبوک کی جنگ کے متعلق لکھتے ہیں۔

(بقیہ دیکھیے صفحہ ۵)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

پاک اور بے طمع ہو کر خدا کی محبت میں ترقی کرو

(مرسلہ مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"دیکھو ایمان جیسی کوئی چیز نہیں۔ ایمان سے عرفان کا پھل پیدا ہوتا ہے۔ ایمان تو مجاہدہ اور کوشش کو چاہتا ہے اور عرفان خدا تعالیٰ کی موہبت اور انعام ہوتا ہے۔ عرفان سے مراد کشوف اور الہامات۔ جو ہر قسم کی شیطانی آمیزش اور ظلمت سے مبرا ہوں اور نور اور خدا کی طرف سے ایک شوکت کے ساتھ ہوں وہ مراد ہیں۔ اور یہ خدا تعالیٰ کا فضل اور اس کی طرف سے موہبت اور انعام ہوتا ہے۔ یہ چیز کچھ کسبی چیز نہیں مگر ایمان کسبی چیز ہوتا ہے۔ اسی واسطے اوامر ہیں کہ یہ کرو۔ غرض ہزاروں احکام ہیں اور ہزاروں نواہی ہیں۔ ان پر پوری طرح سے کاربند ہونا ایمان ہے۔ غرض ایمان ایک خدمت ہے جو ہم بجا لاتے ہیں اور عرفان اس پر ایک انعام اور موہبت ہے۔ انسان کو چاہیئے خدمت کئے جائے آگے انعام دینا خدا کا کام ہے۔ یہ مومن کی شان سے بعید ہونا چاہیئے کہ وہ انعام کے واسطے خدمت کرے۔ مکاشفات اور الہامات کے ابواب کے کھلنے کے واسطے جلدی نہ کرنی چاہیئے۔ اگر تمام عمر بھی کشوف اور الہامات نہ ہوں تو گھبرانا نہ چاہیئے۔ اگر یہ معلوم کر لو کہ تم میں ایک عاشق صادق کی سی محبت ہے۔ جس طرح وہ اس کے ہجر میں اس کے فراق میں بھوکا مرتا ہے۔ پیاس سہتا ہے نہ کھانے کی ہوش نہ پانی کی پروا۔ نہ اپنے تن بدن کی کچھ خبر۔ اسی طرح تم بھی خدا کی محبت میں ایسے محو ہو جاؤ کہ تمہارا وجود ہی درمیان سے گم ہو جائے۔ پھر اگر ایسے تعلق میں انسان مر بھی جائے تو بڑا ہی خوش قسمت ہے۔ ہمیں تو ذاتی محبت سے کام ہے نہ کشوف سے۔

غرض نہ الہام کی پروا کرو دیکھو جس طرح ایک شرابی جام کے جام پیتا ہے اور لذت اٹھاتا ہے۔ اسی طرح تم اس کی ذاتی محبت کے جام بھر بھر پیو۔ جس طرح وہ دریا نوش ہوتا ہے اسی طرح تم بھی سمجھو [illegible] ہونے والے ہو۔ جب تک انسان اس امر کو محسوس نہ کرے کہ میں محبت کے ایسے درجہ کو پہنچ گیا ہوں کہ اب عاشق کہلا سکوں تب تک پیچھے ہرگز نہ ہٹے قدم آگے ہی آگے رکھتا جائے اور اس جام کو منہ سے نہ ہٹائے۔ اپنے آپ کو اس کے لئے بیقرار اور شدید اور مضطرب ہو۔ اگر اس درجہ تک نہیں پہنچے تو نوری کے کام کے نہیں۔ ایسی محبت ہو کہ خدا کی محبت کے مقابل پر کسی چیز کی پروا نہ ہو۔ نہ کسی قسم کے طمع سے مطلب ہو۔ اور نہ کسی قسم کے خوف کا نہیں خوف ہو۔ چنانچہ کسی کا شعر ہے کہ:۔

آنکہ ترا شناخت جاں را چہ کند
فرزند و عیال و خانماں را چہ کند
دیوانہ کنی ہر دو جہانش بخشی
دیوانہ تو ہر دو جہاں را چہ کند

میں تو اگر اپنے فرزندوں کا ذکر کرتا ہوں تو نہ اپنی طرف سے بلکہ مجھے تو مجبوراً کرنا پڑتا ہے کیا کروں۔ اگر اس کے انعامات کا ذکر نہ کروں تو گنہگار ٹھہروں۔ چنانچہ ہر لڑکے کے پہلے اسی نے خود اپنی طرف سے بشارت دی۔ اب میں کیا کروں۔ غرض انسان کا اصل مدعا تو صرف یہی چاہیئے کہ کسی طرح خدا کی رضا مل جائے۔

نہ شبم نہ شب پرستم کہ حدیث خواب گویم

مدار نجات صرف یہی امر ہے کہ سچا تقویٰ اور خدا کی خوشنودی اور خالق کی عبادت کا حق ادا کیا جائے الہامات و مکاشفات کی خواہش کرنا کمزوری ہے۔ مرنے کے وقت جو چیز انسان کو لذت دے گی وہ صرف خدا تعالیٰ کی محبت اور اس سے صفائی معاملہ اور آگے بھیجے ہوئے اعمال ہوں گے۔ جو ایمان صادق اور ذاتی محبت سے صادر ہوئے ہوں گے۔ مَنْ کَانَ لِلّٰہِ کَانَ اللّٰہُ لَہٗ۔ اصل میں جو عاشق ہوتا ہے آخر کار ترقی کرتے کرتے وہ معشوق بن جاتا ہے۔ کیونکہ جب کوئی کسی سے محبت کرتا ہے تو اس کی توجہ بھی اس کی طرف پھر جاتی ہے اور آخر کار ہوتے ہوتے کشش سے وہ اس سے محبت کرنے لگتا ہے اور عاشق معشوق کا معشوق بن جاتا ہے۔ جب جسمانی اور مجازی عشق و محبت کا یہ حال ہے کہ ایک معشوق اپنے عاشق کا عاشق بنجاتا ہے تو کیا روحانی رنگ میں جو اس سے زیادہ کامل ہے ایسا ممکن نہیں کہ جو خدا سے محبت کرنے والا ہو آخر کار خدا اس سے محبت کرنے لگے۔ اور وہ خدا کا محبوب بنجائے مجازی معشوقوں میں تو ممکن ہے کہ معشوق کو اپنے عاشق کی محبت کا پتہ نہ لگے۔ مگر وہ خدا تعالیٰ تو علیم بذات الصدور ہے۔ اس سے انسان مظہر کرامات الٰہی اور مورد عنایات ایزدی ہو جاتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی چادر میں مخفی ہو جاتا ہے۔ ان مکاشفات اور رؤیا اور الہامات کی طرف سے توجہ پھیر لو اور ان امور کی طرف تم خود بخود جرأت کر کے درخواست نہ کرو۔ ایسا نہ ہو کہ جلد بازی کرنے والے ٹھہرو۔ اکثر لوگ میرے پاس آتے ہیں کہ ہمیں کوئی اپنا ورد وظیفہ بتاؤ جس سے ہمیں الہامات اور مکاشفات آنے شروع ہو جائیں۔ مگر میں ان کو کہتا ہوں کہ ایسا کرنے سے انسان مشرک بن جاتا ہے۔ شرک یہی نہیں کہ بتوں کی پوجا کی جائے۔ بلکہ سخت شرک اور بڑا مشکل مرحلہ تو نفس کے بت کو توڑنا ہوتا ہے۔ تم ذاتی محبت خریدو اور اپنے اندر وہ قلق و سوزش و گداز و رقت پیدا کرو جو ایک عاشق صادق کے اندر ہوتی ہے۔ دیکھو کمزور ایمان جو طمع یا خوف کے سہارے کھڑا ہو وہ کام نہیں آتا۔ بہشت کی طمع یا دوزخ کا خوف وغیرہ امور یہ اپنے ایمان کا تکیہ نہ لگاؤ۔ بھلا کبھی کسی نے کوئی عاشق دیکھا ہے کہ وہ معشوق سے کہتا ہو کہ میں تو تجھ پر اس واسطے عاشق ہوں کہ تو مجھے اتنا روپیہ یا فلاں شئے دیدے۔ ہرگز نہیں۔ پس ایسی طبعی محبت پیدا کرو جیسے ایک ماں کو اپنے بچہ سے ہوتی ہے۔ ماں کو نہیں معلوم ہوتا کہ وہ بچہ سے کیوں محبت کرتی ہے۔ اس میں ایک طبعی کشش اور ذاتی محبت ہوتی ہے۔ دیکھو اگر کسی ماں کا بچہ گم ہو جائے اور رات کا وقت ہو تو اس کی کیا حالت ہوتی ہے۔ جوں جوں رات زیادہ ہو گی اور اندھیرا بڑھتا جائے گا اس کی حالت دگرگوں ہوتی جائے گی گویا زندہ ہی مر گئی ہے۔ مگر جب اچانک اسے اس کا فرزند مل جائے تو اس کی وہ حالت کیسی ہوتی ہے۔ ذرا مقابلہ کر کے تو دیکھو۔ پس ایسی محبت ذاتی اور ایمان کامل سے ہی انسان دارالامان میں پہنچ سکتا ہے۔ سارے رسول خدا تعالیٰ کو اس لئے پیارے نہ تھے کہ ان کو الہامات ہوتے ہیں۔ ان کے واسطے مکاشفات کے دروازے کھولے گئے ہیں۔ نہیں۔ بلکہ ان کی ذاتی محبت کی وجہ سے وہ ترقی کرتے کرتے خدا کے معشوق اور محبوب بن گئے تھے۔ اسی واسطے کہتے ہیں کہ نبی کی نبوت سے اس کی ولایت افضل ہے۔

اس لئے ہم نے اپنی جماعت کو بارہا تاکید کی ہے کہ تم کسی چیز کی بھی ہوس نہ رکھو۔ پاک دل اور بے طمع ہو کر خدا کی محبت ذاتی میں ترقی کرو۔ جب تک ذاتی محبت نہیں تب تک کچھ بھی نہیں۔ مگر جو کہتے ہیں کہ ہم کو خدا سے ذاتی محبت ہے اور اس کے نشان ان میں نہیں پائے جاتے ہیں ان کا دعویٰ غلط ہے۔ کیا وجہ ہے کہ ایک مجازی عاشق میں تو عشق کے نشان کھلے کھلے پائے جائیں۔ بلکہ کہتے ہیں کہ عشق چھپائے سے چھپ نہیں سکتا۔ تو کیا وجہ ہے کہ روحانی عشق پوشیدہ رہ جائے۔ اس کے کچھ نشان ظاہر نہ ہوں۔ دھوکہ کھاتے ہیں ایسے لوگ۔ ان میں محبت ہی نہیں ہوتی۔"

(الحکم ۱۷ مارچ ۱۹۰۳ء)

(بقیہ صفحہ [illegible])

قالوا لما توجہ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم الی تبوک من ارض الشام لغزو من انتھی الیہ انہ قد تجمع لہ من الروم وعاملۃ ولخم وجذام وغیرھم وذالک فی سنۃ ۹ من الھجرۃ لم یلق کیداً۔"

(فتوح البلدان صفحہ ۶۶ مطبوعہ مصر)

یعنی جب آپ کو خبر پہنچی کہ تبوک میں روم، عاملہ لخم اور جذام وغیرہ کے لوگ آپ پر حملہ کرنے کے لئے جمع ہوئے ہیں (یہ سنہ ۹ ہجری کا واقعہ ہے) تو آپ تبوک کی طرف روانہ ہوئے۔ مگر وہاں کوئی جنگ نہ ہوئی۔"

اب غور فرمائیے کہ اس عبارت سے کیا ثابت ہوتا ہے یہی کہ روم کی حکومت کی پالیسی اسلام دشمنی پر مبنی تھی۔ حتیٰ کہ اس نے لشکر اور سامان جنگ جمع کرنا شروع کر دیا تاکہ مسلمانوں کے بادشاہ یعنی محبوب نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر حملہ کر کے اسے اور اسلام کو تباہ کر دیا جائے۔ اس صورت میں ہوشیار جرنیل کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنی اور اپنی قوم کی حفاظت کے لئے جو طریق مناسب سمجھے اس پر کاربند ہو۔ چنانچہ اس خبر کے پہنچتے ہی کہ روم آپ پر حملے کی تیاریاں کر رہا ہے آپ نے بھی حفاظتی تدابیر سے کام لیا۔ اور تبوک جہاں دشمن کا لاؤ لشکر جمع ہو رہا تھا جا پہنچے۔

پس یہ کہنا سراسر غلط ہے کہ اس حملہ میں رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے پہل ہوئی اور اس لئے ہوئی کہ آپ کو کچھ طاقت اور قوت حاصل ہو گئی تھی۔ اسی طرح دوسری جنگوں میں بھی ابتداء ہمیشہ کفار کی طرف سے ہوئی۔ (باقی)

طلبائے بی۔ ایس۔ سی تعلیم الاسلام کالج کو ایک ضروری اطلاع

بی۔ ایس۔ سی سال چہارم کے تمام طلباء کو اطلاع دی جاتی ہے کہ وہ ۳۱ اگست تک لاہور پہنچ جائیں تاکہ پروگرام کے مطابق یکم ستمبر ۱۹۴۹ء سے ان کو باقاعدہ کیمسٹری میں پریکٹیکل کروا دئے جائیں۔ وقت کی قلت کی وجہ سے پریکٹیکل دوبارہ نہ ہو سکیں گے اس لئے وہ غیر حاضر رہ کر نقصان نہ اٹھائیں گے۔

سلطان محمود شاہد لیکچرار تعلیم الاسلام کالج

درخواست دعا

ہمشیرہ محترمہ امۃ اللہ بیگم سلمہا اللہ تعالیٰ کی حالت بدستور سخت تشویشناک ہے۔ کمزوری اور نقاہت بے حد ہے۔ احباب کرام سے ملتجی ہوں کہ للہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

غلام محمد ثالث

پاکستان میں تعلیمی ترقی کی رفتار

قبائلی علاقوں کیلئے مزید سہولتیں

پاکستان کے پہلے سال میں تعلیمی ترقی کا جو پروگرام مرتب کیا گیا تھا۔ اس پر عمل درآمد شروع ہو گیا ہے۔ تعلیم کے مرکزی مشاورتی بورڈ کے دو اجلاس کراچی اور پشاور میں منعقد ہو چکے ہیں۔ اس کی سفارشات پر صوبائی اور ریاستی حکومتیں اور متعلقہ حکام غور کر رہے یا ان کا نفاذ کر رہے ہیں۔ کونسل نے انجینئرنگ کی ڈگری کے نصابوں کو معیاری بنانے، اور "پولی ٹیکنکس"، صنعتی اہمیت ادارے اور ٹیکنیکل ہائی اسکول قائم کرنے کے متعلق جو سفارشات پیش کی ہیں، متعلقہ حکام ان کے نفاذ پر غور کر رہے ہیں۔ کونسل نے جو متعدد کمیٹیاں قائم کی ہیں۔ وہ ملک میں فنی تعلیم کی ترقی کے لئے مختلف اسکیمیں مرتب کر رہی ہے۔

تاریخی ریکارڈوں اور قدیم دستاویزوں کا کمیشن

حکومت نے ۱۲ اپریل ۱۹۴۸ء کو ایک قرارداد منظور کی تھی۔ جس کے مطابق تاریخی ریکارڈوں اور قدیم دستاویزوں کا ایک کمیشن بھی قائم کیا گیا تھا۔ تاکہ وہ تمام قلمی نسخوں، ریکارڈوں تاریخی اور ثقافتی اہمیت والی دستاویزوں کے تحفظ کے طریقے اور وسیلے تجویز کرے۔ اس کا پہلا اجلاس دسمبر ۱۹۴۸ء میں کراچی میں منعقد ہوا۔ اور اس نے من جملہ دیگر سفارشوں کے یہ سفارشیں بھی پیش کیں۔

تاریخی ریکارڈوں کا جائزہ لینے اور پتہ لگانے نیز پاکستان کی قدیم دستاویزوں کی فہرستیں تیار کرنے کے لئے منطقہ وار کمیٹیاں مقرر کی جائیں۔ متعلقہ حکام اس کی سفارشوں پر غور کر رہے ہیں۔

تاریخی ایڈ ہیوڈیل بورڈ

پاکستان کے تعلیمی اداروں کے لئے نصاب کی کتابوں کو از سر نو لکھنے کی ضرورت شدت کے ساتھ محسوس کی جا رہی تھی۔ لہذا تعلیمی ڈویژن نے ایک ایڈ ہیوڈیل بورڈ قائم کر دیا ہے۔ جس میں پاکستان کے تمام علاقوں کے فضلاء شامل ہیں اور اس نے تاریخ کے سلیبس اور نصاب کی کتابیں تیار کرنے کا کام شروع کر دیا ہے۔

کراچی میں تعلیم

تعلیمی ڈویژن کراچی میں حکومت پاکستان کے ملازمین کے بچوں کی تعلیم کے لئے ۸ ابتدائی اور ثانوی اسکول چلا رہا ہے۔ ان میں طلبہ کی تعداد ۵ ہزار کی مقررہ حد سے بڑھ گئی ہے اور ... ڈیوٹی کرتے ہیں۔ ابتدا میں حکومت پاکستان اسکولوں کو حکومت سندھ کے حوالے کرنے کا ارادہ رکھتی تھی۔ لیکن کراچی کی علیحدگی کے بعد صورت حال بدل گئی اور کراچی ایڈمنسٹریشن نے سوائے ایک ہائی اسکول کے جو اب بھی حکومت کے تحت ہے کراچی کے تمام ابتدائی اور ثانوی اسکولوں کا انتظام اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے۔

مرکزی حکومت پاکستان کے تمام اسکولوں کا انتظام تعلیمی ڈویژن کے ہاتھ میں ہے لیکن موجودہ تعلیمی سال سے ان میں سندھ یونیورسٹی کا "سلیبس" رائج کر دیا گیا ہے۔ ان اسکولوں اور کراچی کے دوسرے تعلیمی اداروں کی آئندہ حیثیت کے متعلق حکومت ان سفارشات کی روشنی میں فیصلہ کرے گی، جو "کراچی تعلیمی تحقیقاتی کمیٹی" پیش کرے گی۔

یہ فیصلہ بھی کیا گیا ہے کہ آئندہ تعلیمی سال سے کراچی میں لڑکیوں کے لئے ایک ایسا ڈگری کالج قائم کیا جائے۔ جس میں فنون (آرٹس) کے علاوہ سائنس کی بھی تعلیم دی جائے کالج اور ہوسٹل کے لئے عمارتیں حاصل کر لی گئی ہیں۔ عملہ بھرتی کیا جا رہا ہے اور ضروری سامان اور آلات جمع کئے جا رہے ہیں۔

کراچی تعلیمی تحقیقاتی کمیٹی

پچھلے سال کراچی تعلیمی تحقیقاتی کمیٹی مقرر کی گئی تھی تاکہ وہ کراچی کے مروجہ تعلیمی نظاموں کے متعلق تحقیقات کرے اور تنظیم جدید کے لئے طریقے اور وسیلے تجویز کرے۔ اس کمیٹی کا دائرہ عمل حسب ذیل ہے۔

(۱) کراچی میں کوریکولم اور سلیبس، عملہ، مکانات معائنہ اور نظم و نسق کے سلسلہ میں فنی تجارتی اور عمومی تعلیم کے متعلق جو سہولتیں موجود ہیں۔ ان کا پورے طور پر جائزہ لینا (۲) کراچی کی فوری ضروریات پوری کرنے کے لئے تعلیم کی تنظیم جدید کے لئے (الف) ایک قلیل مدت کی اسکیم اور (ب) ایک طویل مدت والی جامع اسکیم بنانا۔

کمیٹی اپنی رپورٹ حکومت کے روبرو پیش کر چکی ہے اور وزارت اس پر سرگرمی سے غور کر رہی ہے۔

ٹیچروں کی تربیت کے لئے مونٹیسوری تربیتی نصاب

حال میں مشہور ماہرہ تعلیم مادام مونٹیسوری کراچی آئی تھیں۔ انہوں نے مونٹیسوری نظام تعلیم کے مطابق ایک ٹریننگ کورس کا انتظام کیا ہے۔ یہ تین ماہ کا کورس ۴ مئی ۱۹۴۹ء سے شروع ہو چکا ہے۔ تعلیمی ڈویژن نے اپنے خرچ پر مرکزی حکومت پاکستان کے اسکولوں کے عملہ میں سے ۲۰ استانیوں اور استادوں کو تربیت حاصل کرنے کے لئے بھیجا ہے۔ صوبائی حکومتوں نے بھی اس نصاب کی تکمیل کے لئے متعدد ٹیچر بھیجے ہیں۔

پاکستان کے قبائلی علاقوں کی تعلیمی ترقی

(۱) بلوچستان کا قبائلی علاقہ۔ صوبہ سرحد اور بلوچستان کے قبائلی علاقوں کی تعلیمی ترقی کے لئے ۱۹۴۸-۴۹ء کے بجٹ میں ۵ لاکھ روپیہ کی رقم خاص طور پر رکھی گئی تھی۔ اس کے علاوہ مقامی ایڈمنسٹریشن کے مشورہ سے بلوچستان کے قبائلی علاقوں کی تعلیم ترقی کے لئے ایک اسکیم بنائی گئی۔ جسے حکومت نے منظور کر لیا ہے اس اسکیم کے تحت سنڈیمین ہائر سکنڈری اسکول کو ترقی دے کر ڈگری کالج بنا دیا گیا ہے ایک مڈل اسکول اور ایک ابتدائی اسکول بالترتیب فوقانیہ اور وسطانیہ اسکولوں میں تبدیل کئے گئے ہیں۔ نیز ۴۰ ابتدائی اسکول اور بالغوں کی تعلیم کے ۳۰ مرکز قائم کئے گئے ہیں۔

(۲) صوبہ سرحد کا قبائلی علاقہ۔ گزشتہ دسمبر میں حکومت نے بالغوں کی تعلیم کے ۳ مرکز فی الفور اور ۶ ابتدائی اسکول اپریل ۱۹۴۹ء میں قائم کرنے کی منظوری دی تھی۔

پشاور میں گرلز کالج کا قیام

پشاور میں لڑکیوں کے لئے ایک سائنس اور آرٹس کا ڈگری کالج قائم کیا جا رہا ہے۔ اور ۱۹۴۹-۵۰ء کے بجٹ میں مرکزی حکومت نے اس کے لئے فیاضانہ عطیے منظور کئے ہیں۔

دوسرے ملکوں کے ساتھ ثقافتی تعلقات

حکومت پاکستان نے یونیورسٹیوں کے مشورے سے فرانسیسی، روسی، چینی، اور ... دوسری زبانیں سیکھنے کے انتظامات کئے تاکہ باشندگان پاکستان کو اہم غیر ملکی زبانیں سیکھنے کا شوق پیدا ہو ان زبانوں کے لیکچرار کا انتخاب پاکستان پبلک سروس کمیشن کر رہا ہے۔ پاکستانی یونیورسٹیوں میں مقرر کر دیئے جائیں گے۔ سندھ اور ڈھاکہ کی یونیورسٹیوں میں فرانسیسی سکھائی جائے گی اور روسی، چینی اور ہسپانوی زبان سیکھنے کی سہولتیں بالترتیب سندھ یونیورسٹی ڈھاکہ یونیورسٹی اور پنجاب یونیورسٹی میں مہیا کی جائیں گی۔

بیرونی دنیا کے ساتھ ثقافتی تعلقات بڑھانے کی غرض سے حکومت نے بیرونی ممالک کے طلباء کو پاکستان میں مختلف مضامین میں اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے ۱۲ وظیفے دینا طے کیا ہے۔

دنیا کے دوسرے اسلامی ممالک کے ساتھ دوستانہ تعلقات بڑھانے کے لئے حکومت نے چار ثقافتی انجمنیں قائم کی ہیں:-

پاکستان ایران ثقافتی انجمن۔ پاکستان عرب ثقافتی انجمن۔ پاکستان افغان ثقافتی انجمن اور پاکستان ترکی ثقافتی انجمن۔

پاکستان اور ان ممالک کے درمیان مفاہمت اور خیر سگالی کو ترقی دینے کے سلسلہ میں یہ انجمنیں مفید کام کر رہی ہیں۔ لاہور اور ڈھاکہ میں ان چاروں انجمنوں کی شاخیں قائم کی گئی ہیں۔ اور پاکستان افغان ثقافتی انجمن کی ایک شاخ پشاور میں بھی قائم ہوئی ہے۔ ان انجمنوں کو حکومت پاکستان کی طرف سے مالی امداد ملتی ہے

انجمن ترقی اردو کو مالی امداد

انجمن ترقی اردو نے اردو زبان کی جو شاندار خدمات انجام دی ہیں۔ ان کے پیش نظر حکومت نے ۱۹۴۸-۴۹ء میں انجمن کے لئے ۲۰۰۰۰ کی رقم منظور کی ہے۔

قومی عجائب خانہ

تعلیمی ڈویژن نے گزشتہ سال کراچی میں قومی عجائب خانہ کے قیام کی اسکیم مرتب کرنے کے لئے ایک خاص کمیٹی مقرر کی تھی۔ اس اسکیم کی بنیاد پر ڈاکٹر آر ای مورٹیمر وہیلر، مشیر آثار قدیمہ حکومت پاکستان نے ایک نظر ثانی شدہ اسکیم مرتب کی جسے حکومت منظور کر چکی ہے توقع ہے کہ یہ عجائب خانہ عنقریب قائم ہو جائیگا۔

تقسیم سے پہلے پاکستانی عجائب خانوں کی اشیاء ان علاقوں میں منتقل کر دی گئی تھیں۔ جو اب ہندوستان میں شامل ہیں۔ چنانچہ حکومت ہند کے ساتھ ایک معاہدہ کیا گیا۔ جس کے تحت حکومت پاکستان کو عجائب خانوں کی اشیاء ... اس کا حصہ ... کراچی کے مجوزہ قومی عجائب خانہ میں رکھی جائیں گی۔

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی ہیں۔ تا اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے :۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت نمبر ۱۱۷۶۴ :۔ میں نواب بی بی زوجہ سردار خان صاحب عمر ۵۰ سال ساکن کھروڑہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۱۱/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حق مہر -/۱۰۰ روپیہ اور زیور ۲ تولہ ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت حاوی ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو اس قدر رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ نشان انگوٹھا: نواب بی بی موصیہ گواہ شد: صوفی علی محمد صحابی و موصی انسپکٹر وصایا حال وارد بھاگووال ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد: سردار خان خاوند موصیہ بقلم خود۔

وصیت نمبر ۱۱۷۶۵ :۔ میں افتخار بیگم زوجہ چوہدری عنایت اللہ صاحب احمدی عمر ۱۹ سال ساکن کسموں ڈاکخانہ ضلع کسموں صوبہ کینیا کالونی مشرقی افریقہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۱۱/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرا حق مہر ایک ہزار شلنگ ہے۔ جو کہ میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے۔ اس کے علاوہ میرا زیور طلائی چوڑیاں چار عدد کانٹے ایک جوڑی ایک عدد ہار۔ دو انگوٹھیاں ایک جوڑی ٹاپس۔ کل وزن ۸ تولہ ہے۔ جس کی قیمت موجودہ نوصد بیس شلنگ ہے۔ اس کل جائداد کے ۱/۵ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں الامتہ:۔ افتخار بیگم۔ گواہ شد: قاضی عبد السلام بھٹی پریذیڈنٹ جماعت کسموں مشرقی افریقہ گواہ شد:۔ چوہدری عنایت اللہ مبلغ تحریک جدید کسموں مشرقی افریقہ۔

وصیت نمبر ۱۱۷۶۷ :۔ میں محمد عبد اللہ ولد فیض مولا بخش صاحب عمر ۲۷ سال ساکن کوٹ مومن ڈاکخانہ ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴/۱۱/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اس وقت میری کوئی جائداد نہیں۔ سوائے قادیان دار الامان میں ایک کنال سفید زمین کا ۱/۲ حصہ واقع دار الرحمت متصل گرلز ہائی سکول جو کہ میری بیوی کے پاس حق مہر مبلغ پانصد روپیہ میں رہن ہے۔ میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لیکن میرا گذارہ صرف اس جائداد پر نہیں۔ بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت

چھپن روپے ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو اس قدر رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی العبد:۔ محمد سعید احمد مدرس ماڈل سکول کوٹ مومن ضلع سرگودھا۔

نوٹ:۔ اگر خداوند کریم نے مجھے توفیق عطا فرمائی تو میں اپنی اہلیہ محترمہ کو اس کا مہر ادا کر کے اپنی جائداد واگذار کرا لوں گا سو وہ رقم ادا کرنے کے بعد میری جائداد تقسیم ہونی چاہیئے۔ گواہ شد:۔ جمعیت علی موصی انسپکٹر بیت المال گواہ شد: مولا بخش صاحب بقلم خود پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ پدھ موصی سرگودھا۔

وصیت نمبر ۱۱۷۶۸ :۔ محمد افضل ولد ملک نواب خان صاحب قوم اعوان عمر ۳۹ سال ساکن موضع گھوگھیاٹ ڈاکخانہ میانی ضلع شاہ پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۱۱/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اراضی سکنی یعنی رہائشی مکان تعدادی ۹ مرلہ و عمارت پختہ یک منزل واقع رقبہ موضع گھوگھیاٹ تحصیل بھیرہ ڈاکخانہ میانی ضلع شاہ پور قیمت اندازاً -/۲۰۰۰ روپیہ: اراضی زیر کاشت تقریباً ۲ بیگھہ واقع ضلع گھوگھیاٹ قیمت اندازاً -/۸۰۰۰ آٹھ ہزار ہے۔ میری جائداد کل -/۱۰۰۰۰ دس ہزار روپے کی ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا ہوں۔ اگر اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ جائداد مندرجہ بالا نمبر ۱ و نمبر ۲ کے علاوہ کوئی جائداد بوقت وفات ثابت ہو۔ تو اس تمام کا ۱/۱۰ کی مالک حصہ صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو اس قدر رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی لیکن میرا گذارہ صرف اس جائداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت -/۱۲۰ روپے ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ

صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ العبد:۔ محمد افضل ولد ملک نواب خان صاحب قوم اعوان سکنہ گھوگھیاٹ حال سٹیشن ماسٹر مڈھالی۔ گواہ شد:۔ فضل الرحمٰن صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی ٹیچر ڈی۔ بی ہائی سکول مڈھالی گواہ شد:۔ نصر اللہ خان ٹیچر ڈی۔ بی۔ ہائی سکول مڈھالی

وصیت نمبر ۱۱۷۷۸ :۔ میں غلام محمد ولد محمد بخش صاحب عمر ۴۰ سال چک ۸۸ ڈاکخانہ خاص تحصیل و ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۱۲/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ چھ گھماؤں اراضی زرعی زمین واقع موضع بڈیارہ ڈاکخانہ چوڑ منڈہ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ میں ہے۔ جس کی قیمت اندازاً -/۴۰۰۰ چار ہزار روپیہ ہوگی۔ لیکن میرا گذارہ صرف اسی جائداد پر نہیں۔ مذکورہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اور میں اس وقت چک ۸۸ شمالی ضلع سرگودھا میں زمین غیروں سے لیکر کاشت کرتا ہوں۔ جس کے ذریعہ سالانہ آمدن -/۵۰۰ روپیہ ہو جایا کرتی ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار یا سالانہ آمدن کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور یہ وصیت بھی بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن ہوگی۔ اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھی جمع کروں۔ تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دی جائے گی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم:۔ العبد:۔ بقلم خود غلام محمد حال مقیم چک ۸۸ شمالی ڈاکخانہ تحصیل و ضلع سرگودھا گواہ شد:۔ محمد شجاعت علی موصی ۲۷۴۳ انسپکٹر بیت المال گواہ شد:۔ غلام احمد چک ۹۹ شمالی ڈاکخانہ خاص ضلع سرگودھا مدرس چک ۸۸ شمالی

وصیت نمبر ۱۱۷۸۳ :۔ میں مقبول احمد ولد چوہدری غلام قادر صاحب عمر ۲۸ سال ساکن گھڑیالی کلاں ڈاکخانہ خاص ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۱۱/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت کوئی نہیں ایک مکان جس کی قیمت اندازاً پانچ ہزار -/۵۰۰۰ روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۸ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس جائیداد پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لیکن میرا گذارہ صرف اس جائداد پر نہیں۔ بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت تقریباً

مبلغ -/۴۰۰ چار صد روپیہ ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۸ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ میری جو جائداد بوقت وفات ثابت ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ یا حوالہ وصیت کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو اس قدر رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی نوٹ:۔ میری دو کنال زمین سفید قادیان محلہ دار السیر میں واقع تھی۔ اس کا بھی ۱/۸ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ العبد:۔ مقبول احمد۔ گواہ شد:۔ قاضی غلام نبی ولد محمود عثمان احمدی۔ گواہ شد:۔ ولایت شاہ انسپکٹر وصایا ضلع شیخوپورہ

وصیت نمبر ۱۲۲۹۶ :۔ میں محمد افضل عدنی ولد ڈاکٹر محمد احمد صاحب پیشہ طالب علمی عمر ۱۸ سال ساکن تہال ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۶/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد منقولہ یا غیر منقولہ کوئی نہیں مجھے اپنے والد صاحب کی طرف سے مبلغ -/۲۰ روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہونگا نیز میری یہ وصیت میرے ترکہ پر بھی حاوی ہوگی۔ العبد:۔ محمد افضل عدنی۔ گواہ شد غلام احمد کارکن دفتر وصیت گواہ شد:۔ خلیق الرحمٰن میو گارڈن لاہور

شام کی نئی حکومت بین الاقوامی معاہدوں کا پاس کریگی

لندن میں شامی سفیر کا بیان

لندن ۲۲ اگست۔ شام کے سفیر مقیم لندن نے آج بتایا کہ انہیں اسبات کی تصدیق کرنے کی ہدایات موصول ہوئی ہیں کہ شام کی نئی حکومت تمام بین الاقوامی معاہدوں کا پاس کرے گی۔ غالباً اس تصدیق کا اطلاق عرب امریکن تیل کی کمپنی کے اس معاہدے پر ہوتا ہے جس میں کمپنی کو شام کے اندر تیل کی پائپ لائن بنانے کی اجازت دی گئی تھی۔ اور جس معاہدے پر کرنل حسنی الزعیم نے دستخط کئے تھے۔ سفیر کو جو ہدایات موصول ہوئی ہیں۔ ان میں خاص طور پر اس کی طرف کوئی اشارہ نہیں کیا گیا۔

سفیر نے مزید بتایا کہ بین الاقوامی امور میں شام اقوام متحدہ کے منشور کی اس طرح پابندی کریگا جس طرح پر عرب لیگ نے اسکو منظور کیا ہے عرب ممالک سے تعلقات میں امتیاز نہیں برتا جائیگا

سفیر نے بتایا کہ شام میں حالات بالکل پرسکون ہیں۔ جو کچھ واقعات رونما ہوئے ہیں ان سے عوام اور مختلف گروہ مطمئن ہیں۔ ان کا یہ خیال تھا کہ پہلا انقلاب حالات کو درست بنا دے گا اب ان کا خیال ہے کہ انفرادی آزادی کے لئے جمہوریت اور جمہوری حکومت ہی بہترین ضمانت ہے۔ تمام سیاسی قیدیوں کو میزہ کے جیلخانے سے رہا کر دیا گیا ہے (اسٹار)

اسٹرلنگ پونڈ کی قیمت میں اضافہ

لندن ۲۲ اگست۔ "فنانشل ٹائمز" کے نامہ نگار نے اطلاع دی ہے کہ اس ہفتہ میں اسٹرلنگ پونڈ کی قیمت میں تیزی سے اضافہ ہوا ہے جس کے نتیجے میں اسٹرلنگ کی مانگ بڑھ گئی ہے۔ ابھی حال ہی میں سونے کی خریدمیں جو اضافہ ہو گیا تھا۔ اس میں اب کمی واقع ہو گئی ہے (اسٹار)

شام میں مجلس دستور ساز کے انتخاب

دمشق ۲۲ اگست۔ وزیر اطلاعات سمیع کبیرہ نے اسٹار کو بتایا کہ شام کی نئی کابینہ جتنی جلد ممکن ہو سکے دستوری زندگی کی طرف پلٹ آنے کی کوشش کر رہی ہے۔ نئی مجلس دستور ساز کے لئے انتخابات اگلے ماہ کے اوائل سے پہلے نہ ہوں گے۔ اب دمشق میں بہت زیادہ سیاسی سرگرمیوں کے آثار پائے جاتے ہیں۔ نئے وزیر اعظم ہاشم العطاسی نے ترکی اخبارات کے ایک وفد سے ملاقات کی جو موجودہ صورت حال کا مطالعہ کرنے کے لئے آیا ہے۔ وزیر اعظم نے ان کو بتایا کہ شام اپنی بین الاقوامی پابندیوں کو پورا کرے گا شام میں جو کچھ ہوا ہے اس کا اثر اس کے غیر ممالک سے تعلقات پر نہیں پڑے گا۔ (اسٹار)

دمشق میں عبداللہ کے سفیر کی آمد

دمشق ۲۲ اگست۔ یردن کی شاہی کابینہ کے رئیس عبدالرحمن خلیفہ شاہ عبداللہ کا ایک ذاتی پیغام لے کر یہاں پہنچے ہیں۔ یہ پیغام شاہ نے لندن روانہ ہونے سے قبل آج صبح روانہ کیا تھا۔ گو خلیفہ نے اس پیغام کے الفاظ بتانے سے انکار کر دیا۔ لیکن انہوں نے یہ بتایا کہ اس میں شام کے نئے انقلاب پر یردن کے خیالات کا اظہار کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ شرق یردن شام کا ایک ہمسایہ ملک ہے اور ہم اس کے استحکام اور خوشحالی کے متمنی ہیں (اعلی) ہ کے مالی مذاکرات سے پہلے کوئی فیصلہ نہیں کیا جائے گا (اسٹار)

سمندر کے راستے پیشقدمی کو روکنے کیلئے برطانیہ کے دفاعی انتظامات

لندن ۲۲ اگست۔ برطانیہ کے ساحل کے اردگرد آج کل دفاعی انتظامات کئے جا رہے ہیں ان پر تقریباً ۲۰ لاکھ پونڈ صرف ہوں گے۔ یہ دفاعی انتظامات سمندر کے ذریعے پیشقدمی کو روکنے کی غرض سے عمل میں لائے جا رہے ہیں جنگ کے خاتمے کے بعد سے دفاع کی مختلف اسکیموں کی منظوری دی جا چکی ہے ان تمام اسکیموں پر تقریباً ۳۰ لاکھ پونڈ صرف ہوں گے۔ کل ۱۷۵۰ میل کے سمندری علاقے میں دفاعی انتظامات کئے جائینگے۔ (اسٹار)

تپ دق کے انسداد کے لئے بی، سی، جی کا ٹیکہ

کراچی ۲۱ اگست۔ آنریبل مسٹر عبدالستار پیرزادہ، وزیر غذا، زراعت، صحت، حکومت پاکستان انسداد تپدق کے لئے سہ شنبہ ۲۳ اگست ۱۹۴۹ء کو کراچی میں بی، سی، جی ٹیکہ کی مہم کا افتتاح کریں گے۔ یہ فیصلہ اس جلسہ میں کیا گیا۔ جو وزیر صحت کے زیر صدارت منعقد ہوا اور جس میں ڈاکٹر رو نیلس بگارڈ، ڈاکٹر اینڈرسن، سر ہیرلڈ شوبرٹ، کرنل ریم جعفر اور ڈاکٹر محمد شریف نے شرکت کی۔ یہ بھی طے پایا کہ ایک کلینک قائم کیا جائے جہاں عوام کے ٹیکے لگائے جائیں، اسکولوں

عرب لیگ کی سیاسی کمیٹی کا اجلاس

بیروت ۲۲ اگست۔ اسٹار کو معلوم ہوا ہے کہ حکومت لبنان نے مصری وزیر اعظم شکری پاشا کو بذریعہ تار مطلع کیا ہے کہ شام لبنان، عراق اور اردن کی حکومتوں میں ۲۵ اگست کو اسکندریہ میں عرب لیگ کی سیاسی کمیٹی کا اجلاس بلانے پر اتفاق ہو گیا ہے شکری پاشا سے کہا گیا ہے کہ وہ اس تاریخ کو منظور کر لیں (اسٹار)

کونسل آف یورپ

لندن ۲۲ اگست۔ ان دنوں کونسل آف یورپ کا اجلاس سٹراسبرگ میں ہو رہا ہے۔ یہ اس لحاظ سے ایک نئی چیز ہے کہ اس سے پہلے اس قسم کا کوئی اجتماع نہیں ہوا۔ اس کی کامیابی پر نہ صرف یورپ کے مستقبل کا بلکہ دنیا بھر کے مستقبل کا دارومدار ہے۔ ایک سال سے زیادہ عرصہ گزرا۔ یورپ کے آزاد ملکوں نے اس ضرورت کو تسلیم کیا۔ کہ سیاسی۔ معاشی اور عسکری دوائر میں گہرے تعاون کو کسی نہ کسی اتحاد کی شکل دے دینی چاہیئے۔ بحالی یورپ کے پروگرام۔ معاہدہ برسلز اور معاہدہ اوقیانوس مختلف مفادات کی نمائندگی کے مظہر ہیں۔ لیکن کوئی ایسی جماعت موجود نہ تھی جو اتحاد کی طرف بڑھنے کے لئے کوئی ٹھوس کام کرتی۔ کونسل آف یورپ کے قیام کا مقصد یہی ہے۔

کونسل میں دو ادارے ہیں۔ مجلس وزراء اور مشاورتی اسمبلی مجلس وزراء سیاستدانوں کا ایک ایسا پرائیویٹ اجتماع ہے۔ جو تجاویز پر ایسے فیصلے کرے گا۔ جسے ہر ملک کی قومی پارلیمنٹ منظور کرے گی۔ لیکن چونکہ اس کا دائرہ غیر محدود ہے۔ اس لئے یہ وسیع معنوں میں یورپی اتحاد کی امانت دار ہو گی۔ اور حقیقت میں یورپ کے پہلے عام کابینہ کی حیثیت رکھے گی۔

— کوئٹہ ۲۲ اگست۔ چند دن پہلے کوئٹہ میں جو زلزلہ آیا تھا اس کے اثرات مستونگ، دیات قلات میں بھی محسوس کئے گئے۔ یہاں جو اطلاعات پہنچی ہیں۔ ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ کئی مکانوں کی دیواریں گر گئیں اور ان کو نقصان پہنچا (اسٹار)

اشترا کی چند دنوں میں کنٹین پر قابض ہو جائینگے

ہانگ کانگ ۲۲ اگست۔ بڑھتی ہوئی اشترا کی فوجوں کا سایہ کنٹین پر پڑ رہا ہے اور بہت سے مالدار چینی تاجر شہر سے پناہ لینے کے لئے یہاں بذریعہ طیارہ پہنچ رہے ہیں۔ بعض فوجی مبصرین کا خیال ہے کہ کنٹین فتح کرنے میں ایک ماہ اور لگے گا۔ لیکن وہ لوگ جو شمالی افواج کی سرعت کے ساتھ پیشقدمی کا مطالعہ کر رہے ہیں۔ سمجھتے ہیں کہ اس میں زیادہ عرصہ نہ لگے گا۔

کنٹین سے حکومت کا اخراج پورے زور پر ہے۔ نصف سے زیادہ افسر کنٹین سے روانہ ہو چکے ہیں۔ بعض شمالی مغربی جانب زمانہ جنگ کے صدر مقام چنگ کنگ جا رہے ہیں اور بعض فارموسا کا سفر اختیار کر رہے ہیں (اسٹار)

عالمگیر کلنڈر تیار کرنے کی تحریک

لندن ۲۲ اگست۔ ایک عالمگیر کلینڈر کو اقوام متحدہ کے سامنے پیش کرنے کے لئے برطانیہ کی مدد طلب کی جا رہی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ کلینڈر ہر سال لاکھوں اسٹرلنگ کے خرچ سے دنیا کو بچائیگا نئے کلینڈر کی حمایت کرنے والی تحریک کی بانی مس الزبتھ اچیلیس جو امریکہ کی رہنے والی ہیں آجکل لندن میں وزیر خارجہ بیون کی حمایت حاصل کرنے کی کوشش کر رہی ہیں۔ بنا بانے تجویز پیش کی ہے کہ جنرل اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں اس کلینڈر پر غور کیا جائے۔ اس کلینڈر کے معنی یہ ہوں گے۔ ہر سال ایک تاریخ کو ہفتہ کا وہی دن ہوا کرے گا۔ ۳۱ دسمبر اور یکم جنوری کے درمیان ایک تعطیل ہوا کرے گی۔ جو "یوم عالم" کہلایا کرے گی۔ باقی ۳۶۴ دن چار سہ ماہیوں میں منقسم کر دیئے جائیں گے۔ ہر ربع سالہ ۹۱ دن کا ہو گا۔ ان میں سے ہر ربع جنوری، اپریل، جولائی اور اکتوبر کا پہلا مہینہ ۳۱ دن کا ہو گا اور باقی ۳۰ دن کے ہوں گے۔ کہا جاتا ہے کہ چالیس ممالک میں اس تحریک کی پرزور حمایت کی جا رہی ہے۔ حامیوں میں سائنس دان اور علم النجوم کے ماہر بھی ہیں۔

(اسٹار)

آسٹریلیا امریکہ سے قرضہ لے گا!

لندن ۲۲ اگست۔ آسٹریلوی وزیر اعظم ڈالر کا قرضہ لینے پر سنجیدگی سے غور کر رہے ہیں۔ کچھ عرصہ پہلے تک حکومت نے مضبوطی کے ساتھ اس قسم کے خیال کی مزاحمت کی تھی۔ کیونکہ اسکے خیال میں اس سے ڈالر کی پابندیاں اور زیادہ ہو جائیں گی۔ لیکن اب امریکی حکومت سے یا پرائیویٹ طور پر قرض لینے کے امکانات پر غور کیا جا رہا ہے ملبورن کا ایک پیغام مظہر ہے کہ منڈی سے اس حلقہ میں درخواست کی توقع نہیں ہے۔ یہ قرضہ عالمگیر بنک یا درآمد برآمد بنک، ہا سے لیا جا سکتا ہے۔ اگلے ماہ میں واشنگٹن میں